ڈاکٹر علی بیات*

فارسی اور اردو میں منتخب مشترکہ ترکی الفاظ کے مفاہیم اور ساخت کا جائزہ

Abstract: *It can be inferred from historical manuscripts that the Turkish people and Turkish language have been in close contact with many South Asian and Middle Eastern cultures, particularly Persian. It is on this account that many Turkish words have become a part of the major languages of the subcontinent, especially Urdu and Persian. Many Turkish words became a part of Persian and later Urdu in a manner that they have remained embedded in the Urdu linguistic tradition. However it can argued that the reasons for incorporation of Turkish words in Persian and Urdu traditions can vary. But their essence in both linguistic traditions remains essentially the same. This paper deliberates on the structure of certain Turkish words, common in both Urdu and Persian and how these words can be understood in both traditions.*

ایران اور برصغیر میں ترکی زبان کی آمد اور موجودگی کا مختصر جائزہ:

عہد قدیم سے آج تک، ایران کے جغرافیائی محدودے میں مختلف زبانوں کے بولنے والے لوگ اندرون ملک اور اس کے گردو نواح میں زندگی گزارتے تھے اور تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ فی الحال بھی مختلف اللسان اقوام اس خطہ ارضی میں بستے ہیں۔ فارس، ترک ،مازندرانی، گیلانی، کُرد، بلوچ اور عرب وہ اقوام ہیں جو ہزاروں سال سے ایران کی جغرافیائی حدود میں مقیم ہیں۔ درحقیقت یہ وہ ایرانی الاصل لوگ ہیں کہ جو ہزاروں سال سے ایرانی ہی کہلاتے ہیں جن کی قومی و مشترکہ زبان فارسی رہی ہے اور سب اقوام اس زبان ہی میں اپنی سرکاری و تعلیمی ضروریات کو پورا کرتی رہی ہیں۔ اگرچہ ایک اہم بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ ہر قوم کے افراد اپنی اپنی زبانوں اور بولیوں میں قوم کے دیگر افراد کے ساتھ بات کرتے ہیں اور معمولات زندگی کو گزارتے ہیں۔ محققین نے مذکورہ بالا اقوام کی تاریخ اور ان کی ایران میں آمد اور باہمی زندگی کے بارے میں سیر حاصل تحقیقات کی ہیں۔ مضمون کے موضوع کے پیش نظر باقی اقوام اور ان کی زبان اور فارسی سے اثرپذیری یا اس پر اثر گزاری کی بحث میں پڑے بغیر، پہلے مرحلے میں ایران اور اس خطہ ارضی میں تُرک زبان اقوام اور ترکی اور فارسی کے تعلقات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور دوسرے مرحلے میں برصغیر پاک وہند میں ترکوں کی آمد اور اردو زبان میں ترکی زبان کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف تہران، ایران

قدیم ایران کے بعض اہم علاقوں میں ترکی زبان رائج تھی۔ بعض قابل استناد حوالوں کی رو سے ان ترک اقوام کی تعلیمی اور سرکاری زبان فارسی رہی، لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ درباری زبان اور لشکری زبان ترکی بھی رہی ہے۔ فارسی شاعری کے ابتدائی ادوار کے مشہور درباری اور قصیدہ گو شاعر منوچہری دامغانی (م 432ھ۔ق) نے ایک ترک سردار کی مدح میں ایک قصیدے کے ضمن میں اس سردار کی ترکی زبان میں شاعری کی طرف اشارہ بھی کیا ہے:

بہ رہ ترکی ماناکہ خوبتر گویی　　　　تو شعر ترکی برخوان مرا و شعر غُزی (۱)

یعنی تو ترکی کہتا رہ کہ تُو اس [زبان] میں بہتر کہتا ہے۔ تُو مجھے ترکی اور غُزی شاعری سنا۔ غُزی سے مراد وہی اوغوز زبان ہے جس کا تذکرہ آگے ہو جائے گا۔

فارسی زبان میں موجودہ اور مستعمل الفاظ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان الفاظ کا معتدٌبہ حصہ عربی اور ترکی جیسی دوسری زبانوں کے ہیں جن کو فارسی نے ہزاروں سال کے عرصے میں اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ ایران میں کبھی مہاجروں کے طور پر اور کبھی حملہ آوروں کی قامت میں مختلف قوموں نے داخل ہو کر بڑے عرصے کے لئے یہاں زندگی گزاری ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اس طویل عرصے میں یہ لوگ فارسی زبان ہی میں اپنے تعلیمی، دفتری اور معاشی ضروریات کو پورا کرتی رہی ہیں۔ لیکن یہ بھی غیر قابل تردید بات ہے کہ ان کی اپنی مادری زبانوں کے بہت سے الفاظ بھی فارسی میں راہ پا کر مختلف ادوار میں فارسی بولنے والوں کے ذریعے زبان میں قابل فہم اور معمول الفاظ کے طور پر استعمال میں آئے ہیں۔

شاید یہ کہا جاسکے کہ فارسی میں دیگر زبانوں کے الفاظ کے رواج کو تین ادوار میں تقسیم کرنا مناسب ہے۔ پہلا دور اسلامی دور سے لے کر مغلوں کے تیرہویں صدی عیسوی میں ایران پر حملے تک کا دور ہے۔ اس دور میں زیادہ تر آرامی، سُریانی اور عربی زبان کے الفاظ فارسی میں رائج ہوئے۔ (۲) دوسرا دور مغلوں کے حملے سے لے کر اٹھارویں صدی میں قاجاری خاندان کی حکومت کے دور تک ہے۔ اس دور میں زیادہ تر ترکی اور مغولی زبان کے الفاظ فارسی میں داخل ہوئے۔ تیسرا دور قاجاری دور سے عصر حاضر تک ہے۔ اس دور میں زیادہ تر روسی، فرانسیسی اور انگریزی الفاظ فارسی میں رائج ہوئے۔ (۳) اس تقسیم کی رو سے زیر مطالعہ مضمون میں دوسرا دور مد نظر رہے گا۔

ایران میں ترکوں کی آمد کے بارے میں " فرہنگ نصیری" میں گرہارڈ ڈورف (Gerhard Doerfe) کے قول سے یوں لکھا گیا ہے کہ ایرانی ترکوں کا سب سے بڑا گروپ اوغوز ترکوں کی نسل سے ہیں جنہوں نے دسویں صدی عیسوی میں سلجوقی ترکوں کے ساتھ ایران کا راستہ اختیار کیا۔ ایک گروہ نے خراسان اور اس کے بعد انٹولیا پر قبضہ کر لیا۔ پھر انٹولیا سے بعض ترک اقوام 1502ء کو واپس آذربائیجان گئیں۔ بحیرۂ خزر کے مشرق میں جو اوغوزی مقیم ہو گئے تھے، انہوں نے موجودہ ترکمنستان کے مشرق کو بھی اپنے قبضے میں لیا جس سے مشرقی ترکمنی زبان پر گہرا اثر پڑا۔ لسانی تاریخ کی رو سے ایران میں ترکی زبان کا خلاصہ یہ ہے کہ ترکمن، ان اوغوز قوم کی نسل سے

ہیں جنہوں نے ترکمنستان پر قبضہ کیا۔ خراسان میں مقیم ترک بھی اس خطے پر قبضہ جمانے والے گروپ کی نسل سے ہیں۔ آذربائیجان میں مقیم جو ترک اس نام سے موسوم لہجے کی ترکی میں بات کرتے ہیں وہ بھی اس اوغوز قوم کی نسل سے ہیں جو مغرب کی طرف گئے یا یہیں متوطن ہوئے یا کہ اناتولیا سے واپس اس خطے میں آئے۔(۴) ایران کے مختلف علاقوں میں بھی، بعد کے ادوار میں مختلف ترک قبائل منتشر ہو کر وہیں سکونت پذیر ہوئے۔ خراسان کے بعض موجودہ شہروں میں ترکی او غوزی بولنے والے اب بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ تہران کے جنوبی علاقے میں یعنی ساوہ اور قم کے مضافات میں خلج ترک سکونت پذیر ہیں۔(۵) مزید ہمدان، زنجان، تبریز، اردبیل، ارومیہ میں بھی لوگوں کی عام ترکی ہے۔ سترہویں صدی میں ایران کا قدیم اور تمدن خیز شہر اصفہان، صفوی خاندان کا دارالحکومت بنا۔ صفوی خاندان کی مادری زبان ترکی تھی۔ ان کی خاص فوج (جو "قزلباش" کے نام سے مشہور تھی) بھی ترک تھی۔ اس وجہ سے دربار کی زبان ترکی تھی۔ (۶) اگرچہ دفتری اور تعلیمی زبان فارسی تھی، لیکن امراء اور اشراف ترکی بولتے تھے۔ یوں دیگر اہم شہروں میں بھی یہ قزلباش سپاہی لوگ، حکومتی امور کو سنبھالنے کے لئے پہنچ گئے۔ صفوی دور کے زوال تک ان کا سیاسی، ثقافتی، معاشی و معاشرتی اثر و رسوخ ایران کے چہار گوشے میں بڑی قوت کے ساتھ موجود رہا۔ صفویوں کے زوال کے بعد گو قزلباش فوج کمزور ہوئی لیکن یقیناً اکثر علاقوں کی زبان پر ترکی کے قابل ذکر اثرات مرتب کیے۔

صفوی خاندان کے زوال کے بعد قابل ذکر اور مقتدر حکومت، قاجاری خاندان کی حکومت ہے جن کی مادری اور درباری زبان بھی ترکی تھی۔ گو ان کے پاس قزلباش جیسی طاقت ور فوج نہ تھی اور ان کے امراء و اشراف اور وزیر زیادہ تر فارسی بولنے والے تھے، لیکن دربار کی اندرونی زبان ترکی تھی۔ قاجاریوں کے عہد میں فرانسیسی، پرتگالی اور انگریزوں نے بہ غرض تجارت ایران کے ساتھ تعلقات قائم کیے۔ اس طرح مغربی ثقافت اور تمدن کے حامل الفاظ و تراکیب نے ان کی زبانوں کے ذریعے ایران میں پھیلنے لگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چند اہم ترک خاندان کے امراء اور بادشاہوں نے سینکڑوں سال ایران پر حکومت کی جن میں غزنوی، سلجوقی، صفوی اور قاجاری خاندان سرفہرست ہیں۔ ان کی وجہ سے فارسی زبان میں ترکی اور دیگر زبانوں کے الفاظ، تراکیب، اصطلاحات، تلمیحات وغیرہ نے راہ پائی اور سینکڑوں سال پہلے سے اب تک، فارس زبان ایرانیوں کی زبان کے حصے بنے۔

ہندوستان میں ترکی زبان

جس طرح عہد باستان سے ایران کے ہمسائے میں ترک اقوام قیام پذیر تھیں، قدیم ہندوستان کے شمال اور مغرب میں بھی ترک قبائل موجود تھے۔ قبل مسیح سے "ساکا" اور "یوچی" کے ترک قبائل کی سندھ میں آمد (۷) کے بعد، دسویں صدی عیسوی میں مشہور ترک جنگجو، سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں سے اس خطے میں ترکوں کی آمد کا نیا اور اصلی دور سامنے آتا ہے۔ اس کی فوج میں شامل سپہ سالار اور سپاہی اکثر ترک زبان اور ترکی قبائل سے تھے۔ ان کے بعد قطب الدین ایبک جو ترک زبان تھے اور خاندان غلاماں کا بنیاد رکھنے والا امیر تھا۔ ان کی فوج میں بھی بڑی تعداد ترک زبان سپاہی موجود تھے۔ خلج خاندان بھی ترک تھے۔ ان کی وجہ سے بھی

ہندوستانی زبانوں میں ترکی زبان کے الفاظ رائج ہو کر یہاں کے باشندوں کی زبان کا حصہ بنے۔ ہندوستان کی تاریخ میں سولہویں صدی میں ظہیر الدین محمد بابُر بحیثیت فاتح، حکمران باکمال اور مقتدر بادشاہ پہچانا جاتا ہے۔ اس نے اپنا روزنامچہ "تُزک بابری" کے نام سے تحریر کیا۔ یہ ترکی بغتائی میں ہے۔(۸) بابر کا ایک شعر ملمع یا ریختہ اور اس کے بقول ہندی یا ہندوستانی میں ہے۔ یعنی اس کا ایک مصرع اردو میں اور دوسرا مصرع ترکی زبان میں ہے:

مج کا نہ کچھ ہوس مانک و موتی فقرا حالینہ بس بو قدر پانی و روتی(۹)

اس شعر میں ہم اردو اور ترکی زبانوں کے ایک غیر معمولی اتحاد کا مشاہدہ کرتے ہیں۔(۱۰) اس شعر کے متعلق ایک نکتے کا ذکر ضروری ہے کہ پہلے مصرعے کے مفہوم کو سلیس اردو میں ہونے کی وجہ سے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن دوسرا مصرع چوں کہ ترکی زبان میں ہے، اس کے ضبط اور مفہوم کے سمجھنے میں اکثر محقق غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ راقم کے خیال میں اس مصرع کا مفہوم کچھ یوں بنتا ہے کہ: فقرا کے لیے اس قدر روٹی اور پانی کفی ہے۔ اور اس طرح شعر کا مکمل مفہوم یہ ہوتا ہے کہ: مجھے کچھ مانک اور موتی کا ہوس نہیں، ہم جیسے فقرا کے لئے موجودہ مقدار میں آب و نان ہی بہت ہے۔ شعر میں موجودہ الفاظ پر غور کیجیے: ہوس، فقرا، قدر، حال عربی کے الفاظ ہیں۔ مانک، موتی، پانی اور روتی(روٹی) ہندوستانی الاصل زبانوں کے الفاظ ہیں۔ بابُر نے بڑی مہارت سے ریختے میں یہ شعر کہا ہے۔ دوسرے مصرعے میں ترکی زبان کے اثرات: "فقرا حالینہ"(فقرا کے لئے، فقرا کے حال سے مناسب) اور "بو قدر"(اس قدر) نظر آتے ہیں۔ بابُر اور اس کے جانشینوں کی گھریلو زبان ترکی تھی۔ اکبر آٹھ نو سال کی عمر میں ہندوستان میں آیا تھا۔ اس لیے اس کو ہندوستانی زبانوں سے واقفیت حاصل کرنے کا بہت موقع ملا۔(۱۱) اگرچہ اس کے محل کی رانیاں اغلب ہندوستانی تھیں۔ اس کہ یہ نتیجہ بھی ہوا تھا کہ بعض شہزادوں کی مادری زبان ترکی نہیں، ہندوستانی زبانیں تھیں، لیکن بیشتر امراء و اشراف ترک تھے۔ ان شہزادوں کو فارسی کی تعلیمی اور تہذیبی زبان کے ساتھ ترکی بھی آتی ہوگی۔ جن کی وجہ سے اردوئے معلی میں ترکی کے بہت سے الفاظ بھی شامل ہوئے۔ "ظاہر ہے کہ ہر نئی آنے والی قوم اپنے مخصوص ملبوسات، طعام، ظروف، اوزار، آلاتِ حرب اور رشتوں اور ناطوں کے نام اپنے ساتھ لے کر آتی ہے۔ نئی سرزمین ان اجنبی چیزوں کے نام بعض دفعہ جوں کے توں اپنی اصلی صورت میں اور بعض دفعہ تبدیل شدہ صورت میں اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ یہی کچھ ترکوں کے وادیٔ سندھ میں ورود کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوا۔ آج بہت سے ترکی الفاظ اردو روزمرہ میں مروج ہیں۔ چند مثالیں دیکھ لیں:

آلاتِ حرب: توپ، بندوق، تفنگ، چاقو۔
جنگی اصطلاحات: یلغار، یورش، یرغمال، ہراول، بکاول، تمغہ، یلدرم،
آلات اور ظروف: قینچی، تسمہ، طشت، قاب، چلمچی، کاشوغ(قاشق)، سینی۔
معاشرتی القابات: آغا، آقا، بیگ، بیگم، خان، خانم، خاتون، باجی، بی بی، انگہ، اتالیق۔
متفرقات: قاش، قالین، غالیچہ، چوغہ، ایلچی، قزاق، خچر وغیرہ۔(۱۲)

ان تمہیدی مباحث سے اور اُس عربی مقولہ "النّاس علی دین ملُوکہم" کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ درباری زبان یعنی ترکی کے بعض کثیر الاستعمال الفاظ امراء و اشراف اور اس کے نتیجے میں عوام کی زبان پر چڑھ گئے اور اس طرح دسویں صدی سے اٹھارویں صدی کے لمبے عرصے میں، یعنی محمود غزنوی کے زمانے سے مغلیہ دور کے خاتمے تک، ہندوستانی فارسی اور دیگر علاقائی زبانوں میں ترکی کے بہت سے الفاظ داخل ہوئے۔ تو ذیل میں صرف نمونے کے طور پر چند الفاظ کے اردو اور فارسی میں مفاہیم پیش کیا جائے گا۔

آغا:

آقا، مالک، بڑا بھائی۔ مغلوں کے نام سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔(۱۳)

یہ لفظ فارسی میں بعض زنانہ ناموں کے ساتھ سابقے اور لاحقے کے طور پر مستعمل ہے۔ مثلاً "امین آغا"، "مبارک آغا"، "آغا الماس" وغیرہ۔ خسرہ" کے مفہوم میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

خواجہ سرا برادر بزرگ، سرور (۱۴)

آش:

حریرہ، شوربا، پتلی غذا۔ فیروز اللغات میں اس کو فارسی لفظ لکھا گیا ہے۔(۱۵)

فرہنگ جغتائی میں اس لفظ کو ترکی الاصل لکھا گیا ہے۔ اس کا معنی قدیم ترکی میں بمعنی گندم، غذا اور ہر طرح کے کھانے کی چیز ہے۔ یہ ترکی مصدر "آشاماق" سے ماخوذ ہے۔ حتیٰ کہ فارسی مصدر "آشامیدن" کو بھی اسی ترکی مصدر سے ماخوذ کہا گیا ہے۔(۱۶)

اتالیق:

گھر پر آکر درس دینے والا - امراء کے بچوں کو ان کے گھر پر تعلیم و تربیت دینے والا استاد (۱۷)

والد، والد کی طرح(۱۸)

ایشیک: درگاہ، بارگاہ(۱۹)

ایشیک آغاسی: حاجب، خواجہ سرا(۲۰)

اردو:

بمعنی لشکر۔ فوج کے سپاہیوں کے علاوہ وہ لشکری جو قلعے کے اطراف میں رہتے تھے۔(۲۱)

"اوردو": لشکر گاہ، "اوردہ" سلاطین کی حرم سرا اور خاقان کی خیمہ گاہ کے مفہوم میں ہے۔(۲۲)

اَنگا:

دایہ، کھلائی، دودھ پلانے والی۔(۲۳)

دایہ اور دلہن کی خادمہ (۲۴)

ایلچی:

قاصد، پیغامبر، سفیر (۲۵)

مرکب:" ایلماق" ترکی مصدر ہے جس کا معنی لے جانا، پہنچانا ہے۔ اس کا بن امری "ایل" اور "چی" کے لاحقے سے اسم فاعل بنتا ہے۔ (۲۶)

اچار:

اس لفظ کو فیروزاللغات میں ہندی الاصل لکھا گیا ہے۔ جس کا مفہوم: کسی پھل یا ترکاری کا مرکب، جسے تیل، سرکے یا پانی اور مسالے سے تیار کیا جائے۔ (۲۷)

ترکی میں اس لفظ کے لئے دو مفاہیم لکھے گئے ہیں:

- ترشی، ترکی مصدر "آجی ماق" بمعنی "کھٹا ہو جانا"
- چابی، ترکی مصدر "آچماق" بمعنی کھلنا" اور ترکی "لاحقہ "ار" سے اسم آلہ بنا ہے۔ (۲۸)

چقاچاق:

چاقو چلنے کی آواز (۲۹)

ترکی: تیر کے نشانے پر لگنے کی آواز، صحبت و معاشرت، سکّوں کی آواز (۳۰)

چلمچی:

ہاتھ منہ دھونے کا برتن جس کی بالائی سطح پر سوراخ دار ڈھکن ہوتا ہے تاکہ استعمال شدہ پانی پینڈے میں جا بیٹھے۔ اوپر سے دکھائی نہ دے۔ عام طور پر تانبے کا بنایا جاتا تھا۔ (۳۱)

یہ لفظ مرکب ہے۔ پہلا جزء "چلم" اور دوسرا جزء "چی" ہے۔ پہلے جزء کا تلفظ ترکی میں "چِلیم "کی صورت میں ہے جس کا معنی: حقہ (۳۲) بھی ہے اور دوسرا جزء لاحقے کے طور پر اسم کے ساتھ آکر اسم فاعل بناتا ہے۔

خانساماں:

داروغہ، مہتمم (۳۳)

میر ساماں۔ داروغہ۔ ایک اعلا شاہی عہدہ (۳۴)

یہ لفظ مرکب ہے۔ خان + سامان

"خان" ترکی لفظ ہے لیکن "سامان" فارسی لفظ ہے۔ پہلا جزء "خان" رییس و سرور کے مفہوم میں ہے اور دوسرے جزء "سامان" بہ معنی اسباب، لوازم، تدارک (اردو میں تیاری) ہے۔ یوں اس کا مفہوم فارسی میں "صاحب سامان"، وہ نگران جس کا فرض امراء واشراف کے دستر خوان کی تیاری ہے۔(۳۵)

دَدا:

ملازمہ جو بچوں کی پرورش کرے۔(۳۶)

وہ عورت جو بچوں کی پرورش کے واسطے نوکر ہو۔ کھلائی (آصفیہ) (۳۷)

دَدَہ: ترکی میں دونوں دال کے حرف پر فتحہ ہے۔ پیر، مرشد اور دادا(۳۸)

فارسی میں "داداش" کی شکل میں، "بھائی" کو کہتے ہیں۔

قلماقنیاں:

ایسی ترک عورتیں جو پانچوں ہتھیاروں سے مسلح، شمشیر برہنہ ہاتھ میں لیے بطور پہرہ دار محلات میں موجود رہتی تھیں۔ اُن عورتوں کا تعلق ترک قبیلے قلمان سے تھا۔(۳۹)

وہ تُرکن یا حبشن جو پانچوں ہتھیاروں سے مسلح، شاہی محلوں میں سپاہیوں کی طرح پہرہ چوکی دیتی اور شاہی احکام شہزادیوں کو پہنچاتی ہے۔(۴۰)

قلماق [قَ]نام طایفہ ای از تتار (ناظم الاطباء) (مجمل التواریخ گلستانہ۔ نام طایفہ ای است از مغول کہ در سمت شمالی دشت قبچاق وخطا وختن می نشینند. وجہ تسمیہ مأخوذ است از "قالماقچی" یعنی ماندنی۔(۴۱)

یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ "قلماقنی" خالص اردو لفظ ہے جو "قلماق" کا مؤنث ہے۔ اور تاتاروں کی نسبت سے اس کا مفہوم مسلح عورت کے مفہوم میں مصطلح ہے۔(۴۲)

قَمچی:

"چی" ترکی میں لاحقہ ہے جس سے اسم فاعل یا اسم آلہ بنایا جاتا ہے۔

کوڑا، چابک (اُر) پتلی لچکدار چھڑی۔(۴۳)

تازیانہ، شلاق(۴۴)

قمچیل: تازیانۂ کوچک (۴۵)

قُور بیگی:

اسلحہ خانے کا داروغہ۔(۴۶)

رتبہ ای در دربار ترکستان، مستحفظ، سلاحدار(۴۷)

قور: کمربند، فوتہ، سلاح، دام(۴۸)

قورچی:

ہتھیار بند سپاہی (قور: ہتھیار-چی: اسم فاعل کی علامت) (۴۹)

نیروی سوارہ، سلحشور، امیر شب(۵۰)

قاب:

بڑی رکابی، تھال(۵۱)

ظروف آشپزخانہ، جوال وانبان۔ تھالی جس میں کھانا کھایا جاتا ہے۔(۵۲)

مُشقاب:

بڑی قاب، بڑا طباق، چاول ڈالنے کا بڑا برتن (۵۳)

بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔ وہ بڑی پلیٹ جس میں چاول رکھے جاتے ہیں۔(۵۴)

ترکی میں "بشقاب" یا "بوشقاب" ہے۔ مرکب لفظ ہے "بوش" بہ معنی "خالی" اور "قاب" بہ معنی "برتن" بوشقاب: ظرف خالی(خالی برتن)(۵۵)

اُلاق :

سواری۔ ڈاک چوکی کا گھوڑا(۵۶)

اولاغ/ اولاق: مَرکب، سواری، پیک و قاصد، کاربی اجرت(۵۷)

اوپچی(واو مجہول) :

پانچوں ہتھیار باندھے ہوئے سپاہی (۵۸)

اس لفظ میں "چی" کا لاحقہ ترکی کا ہے لیکن "اوپ" کا لفظ کسی ترکی لغت میں نہیں ملا۔ شاید اس لاحقے کی وجہ سے ترکی کا لفظ سمجھا گیا ہے۔

یَخ:

فارسی اسم مؤنث، برف، جما ہوا پالا، بہت ٹھنڈا(۵۹)

اردو میں اس لفظ کو فارسی الاصل جانتے ہیں، حالانکہ فرہنگ واژہ ھای دخیل ترکی در فارسی میں " یخ" کا لفظ، ترکی مصدر "یغماق" بہ معنی "جمنا" سے ماخوذ لکھا گیا ہے۔(۶۰)

یخنی:

فارسی اسم مؤنث، شوربا، ابالے ہوئے گوشت کا پانی(۶۱)

یہ لفظ ترکی لفظ " یخ" سے ماخوذ ہے اور اردو میں غلطی سے فارسی الاصل لکھا گیا ہے۔ (ر۔ک: یخ) غذایی کہ با گوشت پر روغن آمادہ شدہ باشد۔ نوعی خوراک، گوشتی کہ ولرم پختہ شدہ باشد۔ (۶۲)

قیمہ:

اسم مذکر فارسی، ریزہ ریزہ کیاہوا گوشت(۶۳)

ترکی مصدر " قیماق" گوشت کو ریز ریز کاٹنا، شرحہ شرحہ کردن گوشت(۶۴) اور مصدر " قیمنجماق" گوشت کو شدت سے کوٹنا(۶۵) ریزہ ریزہ کیاہوا گوشت(۶۶)

قورمہ:

گھی میں بھنا ہوا گوشت(۶۷)

ترکی میں دو مختلف مفاہیم میں مستعمل ہے:

- بھیڑ کا گوشت جو اپنے تیل میں بھنا ہوا ہو۔
- ترکی مصدر " قوورماق" سے: بھنا ہوا گوشت(۶۸)

سراغ:

کھوج۔ پاؤں کا نشان، پتہ، نشان، تلاش (۶۹)

سوراق / سراق / سراغ: ترکی مصدر "سورماق" سے ماخوذ ہے۔ پرسش، جستجو(۷۰)

آخر میں یہ کہنا مناسب ہے کہان الفاظ میں سے بعض الفاظ مثلاً سراغ، قیمہ، قورمہ، یخنی، خانساماں، اردو اور قینچی آج کل بھی اردو اور فارسی میں بھی مستعمل ہیں۔ مزید قاب، مشقاب(بشقاب)، الاق (الاغ) قَم چی، اردو(لشکر گاہ کے مفہوم میں یا تفریحگاہ کے مفہوم میں)، ددہ، ایلچی اور آش جیسے ترکی الفاظ اب بھی فارسی میں مستعمل ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا بعض ترکی الفاظ، اردو اور فارسی کے قدیم متون میں مستعمل ہوئے ہیں اور جدید دور میں کمتر استعمال میں آتے ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ نصیری، محمد رضا و عبد الجمیل، 1392ھ۔ش / 2013 فرہنگ نصیری، بہ کوشش جوادی، حسن، تبریز، آیدین۔ ص 11

۲۔ طبقہ بندی ساختواژی در فرایند وام گیری واژہ ھا از زبان ترکی بہ فارسی- 1393ھ.ش /2014، فصلنامہ مطالعات زبان و گویش ھای غرب ایران، دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی، دانشگاہ رازی کرمانشاہ، ص60

۳۔ ایضاً صص 61-60

۴۔ نصیری، محمد رضا و عبد الجمیل، 1392ھ.ش / 2013 فرہنگ نصیری، بہ کوشش جوادی، حسن، تبریز، آیدین۔ ص10

۵۔ ایضاً صص 19-17 ۶۔ ایضاً ص15

۷۔ اردو ترکی کے لسانی روابط (صوتیات، معنیات، تشکیلیات، صرفی و نحوی اشتراک کے تناظر میں)، ص21

۸۔ ایضاً، ص36

۹۔ اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ (آغاز سے 1988 تک ادبی جائزہ) ص15

۱۰۔ اردو ترکی کے لسانی روابط (صوتیات، معنیات، تشکیلیات، صرفی و نحوی اشتراک کے تناظر میں)، بہ نقل از ڈینی سن راس، ص39

۱۱۔ ایضاً، بہ نقل از حافظ محمود شیرانی، ص41

۱۲۔ اردو ترکی کے لسانی روابط (صوتیات، معنیات، تشکیلیات، صرفی و نحوی اشتراک کے تناظر میں)، ص17

۱۳۔ باغ و بہار میر امن والے، مرتبہ: ڈاکٹر حامد مرزا بیگ ص315

۱۴۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص362

۱۵۔ فیروز اللغات، ص22

۱۶۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص33

۱۷۔ باغ و بہار میر امن والے، مرتبہ: ڈاکٹر حامد مرزا بیگ، 317

۱۸۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص17

۱۹۔ ایضاً، ص18 ۲۰۔ ایضاً، ص19

۲۱۔ باغ و بہار، مرتبہ: ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص319

۲۲۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص340

۲۳۔ فیروز اللغات، ص132

۲۴۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص47

۲۵۔ باغ و بہار، مرتبہ: ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص325

۲۶۔ واژہ ھای ترکی در زبان فارسی، ص102

۲۷۔ فیروز اللغات، ص70

۲۸۔ واژہ ھای ترکی در زبان فارسی، ص98

۲۹۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص353

۳۰۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص138

۳۱۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص353

۳۲۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص147و139

۳۳۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص358

۳۴۔ باغ وبہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص257

35. https://dictionary.abadis.ir/?lntype=dehkhoda,fatofa,moeen,amid&word

۳۶۔ فیروزاللغات، ص186

۳۷۔ باغ وبہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص258

۳۸۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص153

۳۹۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص390

۴۰۔ باغ وبہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص269

41. https://www.parsi.wiki/fa/wiki/topicdetail/550fa2ff695741f19a97db365b7e5db7

۴۲۔ ایضاً

۴۳۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص391

۴۴۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص391

۴۵۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص81

۴۶۔ فیروزاللغات، ص965

۴۷۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص205

۴۸۔ ایضاً

۴۹۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص391

۵۰۔ فرہنگ جغتایی-فارسی، ص205

۵۱۔ فیروزاللغات، ص943

۵۲۔ لغتنامہ جامع اتیمولوژیک ترکی-فارسی دیل دنیز، ص579

۵۳۔ باغ وبہار، مرتبہ:ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، ص409

۵۴۔ باغ و بہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص 277

۵۵۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 34

۵۶۔ باغ و بہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص 239

۵۷۔ فرہنگ ترکی بہ فارسی سنگلاخ، ص 138

۵۸۔ باغ و بہار، مرتبہ: رشید حسن خان، ص 241

۵۹۔ فیروزاللغات، ص 1466

۶۰۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 104

۶۱۔ فیروزاللغات، ص 1466

۶۲۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 42-41

۶۳۔ فیروزاللغات، ص 968

۶۴۔ لغتنامہ جامع اتیمولوژیک ترکی-فارسی دیل دنیز، ص 415

۶۵۔ ایضاً، ص 415

۶۶۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 75

۶۷۔ فیروزاللغات، ص 965

۶۸۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 76

۶۹۔ فیروزاللغات، ص 793

۷۰۔ فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، ص 89

منابع و مآخذ

۱۔ استر آبادی، میرزا مہدی خان، 1388ھ.ش / 2009ء، فرہنگ ترکی بہ فارسی سنگلاخ، تبریز، نشر یاران

۲۔ البخاری، سلمان۔ 1392ھ. ش / 2013، فرہنگ جغتایی-فارسی، ترجمہ و تحشیہ: عبدالہی جہانی، حسن، تبریز، انتشارات دنیز چین۔

۳۔ اوتادی، رمضان۔ 1386ھ.ش / 2007، فرہنگ لغت ترکی بہ فارسی، کرج، نشر درّ دانش بہمن۔

۴۔ حسینی معصوم، سید محمد- امینی، حیدر علی- نعمتی، مسیح اللہ، طبقہ بندی ساختواژی در فرایند وام گیری واژہ ھا از زبان ترکی بہ فارسی، 1393ھ.ش /2014، فصلنامہ مطالعات زبان و گویش ھای غرب ایران، دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی، دانشگاہ رازی کرمانشاہ، صص 72-53

۵۔ رحیملی، دُردانہ، 1381ھ.ش / 2002ء، واژہ ھای ترکی در زبان فارسی، مترجم: وحدتی ہلان، یونس، نشر اختر

۶۔ زارع شاہمرسی، پرویز۔ 1391ھ.ش / 2012، فرہنگ واژگان دخیل ترکی در زبان ھای فارسی و عربی، تہران، انتشارات تک درخت۔

۷۔ سلیم اختر، 1991، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ (آغاز سے 1988 تک ادبی جائزہ)، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز۔

۸۔ فیروزالدین، مرتبہ، 2010ء، فیروزاللغات جامع، لاہور، فیروز سنز لیمیٹڈ لاہور

۹۔ نصیری، محمد رضا و عبدالجمیل، 1392ھ. ش / 2013، فرہنگ نصیری، بہ کوشش جوادی، حسن، تبریز، آیدین۔

۱۰۔ محمد امتیاز، 2012، اردو ترکی کے لسانی روابط (صوتیات، معنیات، تشکیلیات، صرفی و نحوی اشتراک کے تناظر میں)، مقالہ برائے پی ایچ ڈی اردو، نگران: ڈاکٹر فقیرا خان فقری، جامعہ پشاور

۱۱۔ میر امن، 2004، باغ و بہار میر امن والے، مرتبہ: ڈاکٹر حامد مرزا بیگ، لاہور، اردو سائنس بورڈ

۱۲۔ میر امن، باغ و بہار، مرتبہ: رشید حسن خان، دہلی، سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی ہند

۱۳۔ ہادی، اسماعیل۔ 1386ھ.ش / 2007، لغتنامہ جامع اتیمولوژیک ترکی-فارسی دیل دنیز، تبریز، نشر اختر، چاپ دوم۔

15. https://dictionary.abadis.ir/?lntype=dehkhoda,fatofa,moeen,amid&word(

16. https://www.parsi.wiki/fa/wiki/topicdetail/550fa2ff695741f19a97db365b7e5db7

☆☆☆☆☆